## سوال

(236) سود کی کمائی سے مدارس کا تعاون لینا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص بنک سے ایک خاص شرح سود پر قرض لے کر کاروبار کرتا ہے، پھر وہ اس قسم کی کمائی سے مدارس سے تعاون کرتا ہے کیاایسے شخص کا تعاون لینااوراس کے گھر سے کھاناپینا جائزہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنک سے سودپر قرض لے کرکاروبارکرناایک سودی کاروبار ہے۔ سودی قرضے دوطرح ہوتے ہیں:

1۔ ذاتی قرضے، یعنی وہ قرضے جوکوئی شخص اپنی ذاتی ضرورت کےلئے کسی مہاجن یابنک سے لیتا ہے۔

2۔ تجارتی قرضے، یعنی وہ قرضے جوتاجریاصنعت کاراپنی کاروباری اغراض کےلئے سودپرلیتا ہے۔

شریعت میں دونوں قسم کے قرضوں کوحرام قراردیا ہے کیونکہ ان پرسوددیاجاتا ہے قرآن کریم نے ذاتی قرض کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ ''اللہ سود کومٹاتا ہے اورصدقات کی پرورش کرتا ہے''۔ [۲/البقرہ:۲۷۶]

گویااللہ تعالیٰ نے سود کے خاتمہ کےلئے ذاتی قرضوں کاحل ''صدقات''تجویز فرمایا ہے اورتجارتی قرض کے متعلق ارشادباری تعالیٰ ہے کہ ''اللہ نے تجارت کوحلال کیا ہے اورسود کو حرام قراردیا ہے۔''گویااللہ تعالیٰ نے تجارتی قرضوں سے نجات کےلئے شراکت اورمضاربت کی راہ دکھائی ہے۔ جوحلال اورجائزہے۔ یہ وضاحت، اس لئے ضروری تھی کہ آج بہت سے مسلمان

سودخوریہودیوں کی نمایندگی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس سود کواللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے وہ ذاتی قرضے ہیں۔ جن کی شرح سود بہت ظالمانہ ہوتی تھی اورجوتجارتی سودہے وہ حرام نہیں کیونکہ اس وقت تجارتی قرض لینےدینے کارواج نہیں تھا حالانکہ نزول قرآن کے وقت تجارتی سود موجود تھا اورسود کی حرمت سے قبل حضرت عباس رضی اللہ عنہ تجارتی سود کا کاروبا رکرتے تھے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں لفظ ''ربوا'' مطلق ہے جوذاتی اورتجارتی دونوں اقسام پر مشتمل ہے۔ اس لئے تجارتی سود کوحرمت سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ اس قسم کی حرام کمائی سے اللہ کی راہ میں مدارس وغیرہ کاتعاون کرنا بھی حرام ہے۔ کیونکہ فرمان نبوی ہے: ''اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔'' [ صحیح بخاری، الزکوۃ

[۱۴۱۰:

ایک دوسری روایت میں اس کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اے لوگو!اللہ پاک ہے اوروہ صرف پاک مال قبول کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا،چنانچہ فرمایا : ''اے پیغمبر!پاکیزہ چیزیں کھاؤاور نیک عمل کرو۔'' اور فرمایا : ''اے ایمان والو!وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤجو ہم نے تمہیں دی ہیں۔'' [ترمذی،التفسیر : ۲۹۸۹]

سودی کاروبار کرنے والے حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ اس حرام کمائی سے تھوڑا بہت اللہ کی راہ میں دینا،اس سے وہ گناہ معاف ہوجاتا ہے جس کا وہ سودی کاروبار کی شکل میں ارتکاب کرتے ہیں۔ اہل مدارس کو اللہ پر توکل کرتے ہوئے ان حضرات کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے اوران سے صدقہ ہر گز قبول نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس غیرت وحمیت کے بدلے بہت سے ایسے راستے کھول دے گا جن کا اہل مدارس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔ تحدیث نعمت کے طور پر عرض کیا ہے کہ راقم الحروف نے اپنے ادارہ کے لئے ایسے کاروباری حضرات کا بائیکاٹ کیا ہے جو سودلیتے دیتے ہیں۔ اللہ کا دین ایسی گندگی اور نحوست کا قطعاً محتاج نہیں ہے۔ اس بائیکاٹ کی برکت سے ہمیں ادارے کے سلسلہ میں کبھی مالی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ صورت مسئولہ میں بنک سے سودی شرح پر قرضہ لے کر کاروبار کرنے والے کا مالی تعاون قبول نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی ان کی دعوت کو قبول کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے : ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کیا جائے جو شک میں نہیں ڈالتی۔'' [مسند امام احمد،ص : ۱۵۳،ج ۳]

البتہ اسے وعظ و تبلیغ کے ذریعے اس کاروبار کی سنگینی سے ضرور آگاہ کرتے رہنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:262**